نواں آئینی ترمیمی بل

جو ۸۶ء میں سینیٹ آف پاکستان نے منظور کیا لیکن مقررہ آئینی مدت کے اندر قومی اسمبلی میں پیش نہ ہو سکنے کی وجہ سے غیر مؤثر ہو گیا۔

ہر گاہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں ترمیم مصلحت کا تقاضہ ہے لہٰذا مندرجہ ذیل قانون بنایا جاتا ہے۔

(۱) اس قانون کو آئین میں نویں ترمیم کا بل ۸۶ء کہا جائے گا اور یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

(۲) اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور (جسے بعد کے الفاظ میں صرف دستور کہا جائے گا) کی دفعہ ۲ میں "اسلام پاکستان کا سرکاری مذہب ہوگا" کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے گا۔

"اسلام کے احکام جو کہ قرآن و سنت میں واضح کیے گئے ہیں ملک کا بالاتر قانون (سپریم لاء) اور قانون سازی کے لیے راہ نمائی کا سرچشمہ ہوں گے، قومی و صوبائی اسمبلیاں قرآن و سنت کی روشنی میں قانون سازی کریں گی اور پالیسیوں میں راہ نمائی حاصل کریں گی"

(۳) دستور کی دفعہ ۲۰۳ بی کی ذیلی دفعہ سی میں "مسلم پرسنل لاء" سے آخر تک حذف کر دیا جائیگا۔

(۴) دستور کی دفعہ ۲۰۳ ڈی کی ضمنی دفعہ (۳) میں مندرجہ ذیل ضمنی شقوں کا اضافہ کیا جائے گا۔

"کوئی بھی قانون جو کہ وصولی ٹیکس، فیس، بنکنگ اور انشورنس کے عمل اور طریق کار کے بارے میں ہو عدالت اگر اسلامی علوم کے ماہرین کے مشورہ سے اس قانون کو قرآن و سنت کے خلاف تصور کرے تو وہ حکومت کو سفارش کرے گی کہ وہ اس قانون کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کے لیے ترمیم کرے اس مقصد کے لیے حکومت کو وقت دیا جائے گا اور اس سلسلہ میں عدالت کا فیصلہ مؤثر بہ ماضی نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کی بنیاد پر کسی حق یا دعویٰ کو بالواسطہ یا بلاواسطہ چیلنج کیا جا سکے گا۔

(۵) "وصولی ٹیکس، فیس، بنکنگ اور انشورنس کے عمل اور طریق کار سے متعلقہ تمام موجودہ قوانین عدالت کے اس کے برعکس فیصلہ کے باوجود اس وقت تک نافذ العمل رہیں گے جب تک کہ حکومت متبادل قانون نہ بنالے نیز مذکورہ بالا شقیں ان کے لاگو ہونے سے قبل بجٹ، منظور شدہ حکم، زیر سماعت کاروائیوں، ادا شدہ رقوم اور وصول شدہ رقوم پر اثر انداز نہیں ہوں گی۔

بیان اغراض و وجوہ

ہر گاہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی دفعہ ۲ اور دفعہ ۲۲۷ میں تعین کیا گیا ہے کہ ـــــ اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہوگا، تمام قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے گا اور قرارداد مقاصد کے تقاضوں کو پورا کیا جائے گا لہٰذا یہ بل آئین کی دفعات ۲ اور ۲۰۳ میں ترامیم کرتا ہے تاکہ اسلام کے احکام کو سپریم لاء اور پالیسی بنانے کا سرچشمہ قرار دیا جائے اور وفاقی شرعی عدالت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ مالیاتی قوانین کو قرآن و سنّت کے مطابق بنانے کی سفارش کرے۔

(روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور ۱۱ جولائی ۸۶ء)

بقیہ تقابلی جائزہ

دی گئی ہے جبکہ سرکاری بل میں اس تحفظ کا ذکر دفعہ ۱۸ میں کیا گیا ہے اور دفعہ ۱۵ و ۱۶ کے تحت بیت المال کے قیام اور نظریۂ پاکستان کے مطابق قانون سازی کا وعدہ کیا گیا ہے نیز پرائیویٹ بل کی دفعہ ۱۵ اور ۱۶ اور سرکاری بل کی دفعہ ۱۸ کے تحت حکومت کی مالی ذمہ داریوں کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے جو اصول طے کیے گئے ہیں ان میں فرق یہ ہے کہ پرائیویٹ شریعت بل میں اسکے نفاذ سے قبل کی مالی ذمہ داریوں اور معاہدات وغیرہ کو تحفظ دیا گیا ہے جبکہ سرکاری بل میں "جب تک کہ متبادل اقتصادی نظام نافذ نہیں کر دیا جاتا"، کی شرط کے ساتھ آئندہ کیے جانے والے مالی اقدامات کو بھی شریعت کی پابندی سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے

جھوٹے الزامات قومی اسمبلی کے منظور کردہ بل کی دفعہ ۱۷ میں جھوٹے الزامات، کردار کشی اور پرائیویٹ زندگی کے خلاف سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے حکومت کو قانونی و انتظامی اقدامات کرنے کو کہا گیا ہے جبکہ پرائیویٹ بل میں اس کا ذکر نہیں ہے۔